Al-Azhār

Volume 9, Issue 2 (July-December, 2023)

ISSN (Print): 2519-6707

Issue: http://www.al-azhaar.org/index.php/alazhar/issue/view/21
URL https://www.al-azhaar.org/index.php/alazhar/article/view/492
Article DOI: https://doi.org/10.5281/zenodo.12661622

Title Commandments of Spiritual Spells and Amulets in the light of Quran and Sunnah

Author (s): Dr Saeed Ur Rahman,Syed Muhammad Ammar, Muhammad Abbas

Received on: 26 June, 2023
Accepted on: 27 November, 2023
Published on: 25 December, 2023

Citation: Dr Saeed Ur Rahman,Syed Muhammad Ammar, Muhammad Abbas.",: "Commandments of Spiritual Spells and Amulets in the light of Quran and Sunnah","" Al-Azhār: 9 No.2 (2023):52-69

Publisher: The University of Agriculture Peshawar

Click here for more

تعویذات وعملیات کے احکام قرآن وسنت کی روشنی میں؛

Commandments of Spiritual Spells and Amulets in the light of Quran and Sunnah;

[1]*Dr Saeed Ur Rahman*
[2]*Syed Muhammad Ammar*
[3]*Abbas Muhammad Abbas*

Abstract

There are two groups in the society which at their extremes in terms of spiritual Amulets. One group considers these talismans to be effective and genuine but instead of asking Allah Almighty in supplication (Dua) they ask for a talisman. On one side they ask for a Talisman from a Sufi who blows dust and they consider it to be authentic. If you give them a supplication(dua) to read on their own they will not act on it but will demand Amulet .Since I have twenty years of experience in this spiritual field. I am writing this after seeing these experiences and observations . On the other hand, the second group is the one who went so far in refuting this first group that they ignored numerous authentic hadiths and came down to saying that all of this is shirk. This second group resorted to the hadiths which have come up in refutation of heathenish talismans.

So, in this article, all these things have been discussed in detail.

1 *Lecturer IBMS The University of Agriculture Peshawar, Email: msaeedkhalil@gmail.com ,ORCID id: https://orcid.org/0000-0003-3391-7168*

2 *M.Phil ,Scholar , Shaykh Zayed Islamic Centre , UOP*

3 *M.Phil ,Scholar , Shaykh Zayed Islamic Centre ,UOP*

تعارف

عملیات و تعویذات کے سلسلے میں لوگ انتہائی افراط و تفریط کا شکار ہیں۔ کوئی ان تعویذات کو مؤثر حقیقی سمجھتا ہے، اللہ تعالیٰ سے مانگنے کے بجائے کسی پیر سے تعویذ لینے کو ہی اصل سمجھتا ہے۔ اگر انہیں کوئی عمل، وظیفہ خود پڑھنے کے لئے دے دیا جائے تو اس پر یقین نہیں آئے گا۔ بلکہ کسی قسم تعویذ ہی کا اصرار کرے گا۔ حالانکہ اس معاملہ میں اصل ان متعلقہ وظائف کا خود پڑھنا ہے۔

دوسری طرف انتہاء پسندی کی یہ حالت ہے کہ مقابل کی تردید میں بے شمار صحیح احادیث کو بھی نظرانداز کرکے یہ کہنے پر اتر آئے کہ یہ سب کچھ شرک ہے۔ اور ان احادیث کا سہارا لیا جو شرکیہ منتروں کی تردید میں وارد ہوئی ہیں۔

درحقیقت صراطِ مستقیم اور اعتدال کا راستہ ان دونوں کے درمیان ہے۔ اور وہی اہل سنت والجماعت کا مذہب ہے۔ اسلئے ضرورت محسوس ہوئی کہ قرآن و سنت کی روشنی میں عملیات و تعویذات کی تشریح ائمہ اربعہ کے اصولوں کے مطابق پیش کی جائے تاکہ حق کے طلبگار کو فائدہ ہو۔ البتہ ہٹ دھرم اور ضدی شخص کا علاج دلائل کے ذریعہ بہر حال مشکل ہے۔

بیماری اور اس کا علاج

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيطٰنِ الرَّجِيم- "وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ وَلَا يَزِيدُ الظَّالِمِينَ إِلَّا خَسَاراً"۔[1]

ترجمہ؛۔ اور ہم وہ قرآن نازل کر رہے ہیں جو مؤمنوں کے لیے شفا اور رحمت کا سامان ہے، البتہ ظالموں کے حصے میں اس سے نقصان کے سوا کسی اور چیز کا اضافہ نہیں ہوتا۔[2]

اسی طرح حضرت عبد الملک بن عمیر نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ؛ "سورۃ فاتحہ (میں) تمام بیماریوں سے شفاء ہے۔[3] حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ نے کوئی بھی بیماری نہیں اتاری مگر یہ کہ اس کے لئے شفاء (علاج کا ذریعہ) بھی اتارا۔ جاننے والا اسے جان لیا اور نہ جاننے والا اس سے بے خبر رہا۔[4] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا، ہر بیماری کے لئے دواء ہے، جب دواء بیماری کو پہنچ جائے تو اللہ کے حکم سے بیمار صحت یاب ہو جاتا ہے۔[5]

تعویذات کا شرعی حکم

"حضرت عوف بن مالک الاشجعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں؛ ہم زمانہ جاہلیت میں جھاڑ پھونک وغیرہ کیا کرتے تھے پس ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، یارسول اللہ؛ آپ کا تعویذ وغیرہ کے بارے میں کیا بیان ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے تعویذ وغیرہ میرے سامنے پیش کرو،(پھر فرمایا) جب تک اس میں شرکیہ کلمات نہ ہوں تو کوئی حرج نہیں"۔[6]

حضرت عبید بن رفاعہ زرقی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، حضرت اسماءبنت عمیس رضی اللہ عنہا نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول ﷺ! جعفر کے بچوں کو بہت جلد نظر لگ جاتی ہے،کیا میں ان کے لئے تعویذ کیا کروں؟رسول اللہ ﷺ نے فرمایا؛ہاں۔اگر کوئی چیز تقدیر سے سبقت لے سکتی ہے تو وہ نظر بد ہے۔[7]

جمہور علماء کے نزدیک تداوی(علاج معالجہ)اور جھاڑ پھونک مباح ہے۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ انہوں نے لقوہ کے لئے داغا،اور بچھو کے کاٹے کے لئے جھاڑ پھونک کیا۔اور عبداللہ بن سیرین سے مروی ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اپنے بچوں کو تریاق پلاتے تھے۔اور امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔اور آپ ﷺ نے اپنے اصحاب کو دم کیا،اور انہیں دم/ تعویذ کا حکم دیا۔[8]

حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں؛ علماء کا اجماع ہے جھاڑ پھونک کے جائز ہونے پر، تین شرطوں کے پائے جانے کی صورت میں۔پہلی شرط یہ ہے کہ ،وہ (جھاڑ پھونک) کلام اللہ سے ہو یا اسماء الٰہیہ یا صفاتِ الٰہیہ کے ساتھ ہو۔دوسری شرط یہ ہے کہ، عربی زبان میں ہو یا عربی کے علاوہ ہو تو ایسے الفاظ کے ساتھ ہو کہ جن کے معانی معلوم ہوں۔تیسری شرط یہ ہے کہ ،یہ اعتقاد رکھے کہ یہ جھاڑ پھونک وغیرہ بذاتِ خود مؤثر نہیں ہے بلکہ اللہ تبارک وتعالیٰ اس میں اثر ڈالتے ہیں۔[9]اور ان الفاظ کے معانی کا جھاڑ پھونک کرنے والے کو معلوم ہونا کافی ہے ہر ایک کو معلوم ہونا ضروری نہیں۔بلکہ بعض علماء فرماتے ہیں کہ اگر جھاڑ پھونک والے اتنا علم ہو کہ یہ ممنوع سحر وغیرہ میں سے نہیں ہیں تو بھی کافی ہے اگرچہ معانی معلوم نہیں۔دلیل بچھو والا رقیہ ہے جو کہ احادیث میں مروی ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو باقی رکھا،اور محدثین نے اس کی صراحت کی ہے کہ اس کا معنی معلوم نہیں۔[10]

شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی صاحب صحیح مسلم کی شرح تکملہ فتح الملہم میں فرماتے ہیں: بہر حال وہ أحادیث جن

میں رقی (تعویذ) سے منع کیا گیا ہے یا تعویذ نہ کرنے والوں کی تعریف ہے، وہ کفار کی ان تعویذات پر محمول ہیں جو شرکیہ کلمات پر مشتمل ہوں، یا غیر اللہ سے مدد طلب کی گئی ہو۔ یا وہ محمول ہیں ان تعویذات پر جن کے معانی معلوم نہ ہوں، اسلئے کہ وہ بھی شرک تک پہنچانے والے ہیں ان سے بھی اطمئنان نہیں، لہذا احتیاطاً ان سے منع کیا گیا ہے۔[11] اور یہی تفصیل علامہ شوکانی نے بھی لکھا ہے۔[12]

اِجازت کی حقیقت

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، فرماتی ہیں کہ ایک قریشی عورت جس کا نام شفاء تھا، نملہ (ایک قسم کا پھوڑا) کا رقیہ کیا کرتی تھی، نبی کریم ﷺ نے اس سے فرمایا کہ اسے (اس تعویذ کو) حفصہ کو بھی سکھاؤ۔[13]

"شفاء بنت عبد اللہ فرماتی ہیں؛ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے، میں اس وقت حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھی آپ علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا کیا تم اسے (حفصہ کو) نملۃ کا تعویذ نہیں سکھاتی؟ جیسے کہ تم نے اسے کتابت سکھائی"۔[14]

قرآن وحدیث میں جو دعائیں اور اذکار موجود ہیں، جن کی آپ علیہ السلام نے تاکید فرمائی ہے۔ ان اذکار مسنونہ اور دعواتِ ماثورہ کے لئے خصوصی اجازت کی ضرورت نہیں۔ ہر مسلمان کو ان کی اجازت ہے۔ البتہ کسی شیخ ومرشد کے حکم سے کیا جائے تو اس میں برکت زیادہ ہوتی ہے۔ دیگر وظائف وعملیات جو کسی خاص مقصد کے لئے کئے جاتے ہیں، وہ کسی کی اجازت ورہنمائی کے بغیر نہ کئے جائیں، ورنہ بعض اوقات نقصان اٹھانا پڑھتا ہے۔[15]

کتابتِ تعویذ شریعت کی نظر میں

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان (والد) کو ڈر، خوف کی مذکورہ دعا سکھاتے تھے۔ اور حضرت عبد اللہ بن عمرو وہ دعا اپنے سمجھدار بیٹوں کو توزبانی یاد کراتے تھے کہ وہ اس کو بطور وظیفہ کے پڑھیں اور ناسمجھ بچوں کے لیئے اُس دعا کو لکھ کر (تعویذ بنا کر) ان کے گلے میں لٹکا دیتے تھے۔[16]

حضرت مفتی محمد تقی عثمانی صاحب "تکملہ فتح الملہم "میں لکھتے ہیں کہ "جھاڑ پھونک کے معاملے میں اصل یہ ہے کہ وہ قرآن کریم یا بعض اسماء الٰہیہ یا صفاتِ الٰہیہ پڑھ کر ہو، اور اس کے ساتھ مریض پر پھونکا جائے۔ اور یہ نبی کریم ﷺ سے بے شمار احادیث میں ثابت ہے۔ باقی رہا تعویذات لکھنے اور ان کو بچوں اور مریضوں کے گلے میں لٹکانے کا مسئلہ، یا ان کو لکھ کر (دھو کر) اس کا پانی مریض کو پلانے کا مسئلہ، تو یہ بھی ثابت ہے بے شمار صحابہ کرام

اور تابعین سے۔۔۔۔اور ابن ابی شیبہ نے ابو عصمہ کے حوالہ سے روایت نقل کیا ہے، حضرت ابو عصمہ کہتے ہیں، میں نے حضرت سعید بن المسیب سے پوچھا کہ تعویذات کا کیا حکم ہے؟انھوں نے فرمایا، کہ جب چمڑے میں (بند)ہوں تو اس میں کوئی حرج نہیں۔۔۔۔اور حضرت مجاہد کی سند سے روایت نقل کیا ہے، کہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ لوگوں کے لئے تعویذ لکھتے تھے اور ان پر(ان کے گلے میں) لٹکاتے تھے۔اور ابو جعفر، محمد بن سیرین، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر اور ضحاک وغیرہ سے روایات نقل کی ہیں، جو دلالت کرتی ہیں اس بات پر کہ وہ حضرات تعویذ لکھنے اور لٹکانے اور ران کے ساتھ باندھنے وغیرہ کو مباح قرار دیتے تھے۔

حافظ ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں "یہ جائز ہے کہ آفت زدہ یا دوسرے بیمار شخص کے لئے مباح سیاہی کے ساتھ کلام اللہ یا دوسرے ذکر واذکار کو لکھا جائے ،اور انہیں دھو کر پانی مریض کو پلایا جائے، جیسا کہ امام احمدؒ اور دوسرے حضرات نے اس کی صراحت کی ہے۔عبد اللہ بن احمد کہتے ہیں، میں نے اپنے والد (احمد بن حنبل) کے سامنے یہ روایت پڑھی، یعلیٰ ابن ابی عبید روایت نقل کرتے ہیں سفیان سے ،اور سفیان روایت کرتے ہیں محمد ابن ابی لیلیٰ سے اور وہ حکم سے ،وہ سعید بن جبیر سے ،وہ عبد اللہ بن عباس سے ،آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ،جب عورت پر ولادت مشکل ہو جائے، تو یہ لکھ لیں "بسم اللہ لا الہ الا اللہ الخ"۔تو میرے والد (احمد بن حنبل) نے فرمایا کہ ہمیں اسود بن عامر نے اپنی سند سے اسی طرح بیان کیا ہے۔

پھر شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا یہ اثر ایک دوسری سند کے ساتھ بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ "علی بن الحسن بن شقیق جو کہ اس اثر کے راوی ہیں فرماتے ہیں کہ ،اس (تعویذ) کو ایک کاغذ پر لکھ کر عورت کی ران پر باندھا جائے۔اور علی بن الحسن یہ بھی فرماتے ہیں کہ ہم نے اس کا بارہا تجربہ کیا، چنانچہ ہم نے اس سے بہتر کوئی اور چیز نہیں پائی۔اور جب وضع حمل ہو جائے تو جلد اس (تعویذ) کو کھول کر کپڑے میں ڈالے یا اسے جلائے۔[17] حضرت عطاء رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ حائضہ عورت پر تعویذ لٹکا ہوا ہو تو کیا حالت حیض میں اس کو اتارا جائے یا اس پر لٹکا رہے؟ فرمایا کہ اگر چمڑے میں ہو تو اس کو اتار دے اور اگر چاندی میں ہو تو اس کی مرضی، چاہے اتار دے اور اگر چاہے تو رہنے دے یعنی دونوں صورتیں جائز ہیں۔ حضرت ابو عصمہ کہتے ہیں، میں نے حضرت سعید بن المسیب سے پوچھا کہ تعویذات کا کیا حکم ہے؟انھوں نے فرمایا، کہ جب چمڑے میں (بند)ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

حضرت جعفر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ تعویذاتِ قرآنیہ کو چمڑے میں ڈال کر گلے وغیرہ میں لٹکانے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔ حضرت ثویر سے روایت ہے؛ حضرت مجاہد رحمہ اللہ لوگوں کے لئے تعویذ لکھتے تھے اوران پر لٹکاتے تھے۔ حضرت یونس بن حباب کہتے ہیں؛ میں نے حضرت ابو جعفر رحمہ اللہ سے تعویذات کے بارے میں سوال کیا کہ وہ بچوں پر لٹکائی جائیں؟ توانھوں نے اس میں رخصت دی۔ حضرت ایوب سختیانی کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بیٹے عبید اللہ کی ران میں دھاگہ (دم کیاہوا) باندھاہوا دیکھا۔[18]

"حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ؛قبیلہ قریش میں سے ایک عورت جو شفاء کے نام سے معروف تھی، اور وہ نملہ کا تعویذ کیا کرتی تھی، سے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا؛ یہ تعویذ حفصہ ﴿رضی اللہ عنہا﴾ کو بھی سکھاؤ"۔

"حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زوجہ محترمہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں ایک باندی کو دیکھا جس کے چہرے پر سیاہ تِل کے نشان تھے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ،اس کو نظر لگی ہے اس کے لئے جھاڑ پھونک (تعویذ) کراؤ۔[19]

اسی طرح علامہ ابن القیم رحمہ للہ فرماتے ہیں؛۔ مروزی کہتے ہیں کہ کسی نے ابو عبداللہ کے سامنے یہ روایت بیان کی اور میں سن رہا تھا، فرمایا کہ ہمیں ابو المنذر عمرو بن مجمع نے بیان کیا، انہیں یونس بن حبان نے بیان کیا، وہ فرماتے ہیں؛ میں نے ابو جعفر محمد بن علی سے پوچھا، کہ کیا میں تعویذ لٹکا سکتا ہوں؟ توانہوں نے فرمایا: کہ اگر کتاب اللہ کے ذریعہ ہو یا نبی ﷺ سے منقول الفاظ کے ساتھ ہو، تو اسے لٹکاؤ اور اس سے شفاء حاصل کرو جتنا تم سے ہوسکے۔ میں نے کہا کہ میں تو یہ تعویذ ربع کی بیماری کے لئے لکھتا ہوں،" باسم اللہ و باللہ و محمد رسول اللہ الخ" تو آپؒ (محمد بن علی) نے مجھ سے فرمایا کہ ہاں، (اس تعویذ کو لکھو اور لٹکاؤ)۔۔۔اور امام احمد بن حنبل سے مروی ہے ان سے کوئی آفت آنے پر تعویذ لٹکانے کے بارے میں پوچھا گیا؟ تو آپؒ نے فرمایا: مجھے امید ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔اسی طرح خلال کہتے ہیں کہ ہم سے عبداللہ بن احمد بن حنبل نے بیان کیا، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد (احمد بن حنبل) کو دیکھا ہے کہ وہ گھبراہٹ والے شخص کے لئے تعویذ لکھتے تھے، اور اس بیمار کے لئے جس پر کوئی آفت آئی ہوئی ہو۔[20]

ابن عساکر نے ابراہیم بن وسمہ سے نقل کیا ہے،وہ فرماتے ہیں کہ،وہ آیات جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ انسان کو پہنچنے والی ہر مصیبت کو دور کرتے ہیں ،جو ان(آیات) کو روزانہ لازم پکڑے یعنی معمول بنائے۔اور وہ یہ ہیں "والٰھکم الہ واحد پوری آیت،اور آیت الکرسی،اور سورۃ البقرۃ کی آخری آیتیں،اوران ربکم اللہ سورۃ اعراف کی آیات المحسنین تک،اور سورۃ حشر کی آخری آیتیں"۔فرماتے ہیں ہمیں یہ روایت پہنچی ہے کہ یہ مذکورہ آیات عرش کے کناروں پر لکھے ہوئے ہیں۔اور آپؒ(ابراہیم بن وسمہ) فرمایا کرتے تھے کہ ان کو اپنے بچوں کے لئے ڈرنے اور آفت (کی دفعیہ) کے لئے لکھا کرو۔[21]

دھوکر پلانا(عہد صحابہ میں ثبوت)

حضرت عثمان بن عبداللہ بن وہب فرماتے ہیں۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ بال مبارک تھے جن کو انہوں نے چاندی کی نلکی میں رکھ کر محفوظ کر لیا تھا دستور یہ تھا کہ اگر کوئی انسان بیمار ہوتا توام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس پانی کا پیالہ بھیج دیتے۔آپ رضی اللہ عنہا پانی میں ان بالوں کو ہلا دیا کرتی تھیں اور وہ پانی مریض کو پلا دیا جاتا تھا۔[22]

اسی طرح حضرت اسماء بن ابی بکر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک طیالسی کسروی جبہ تھا جو حضرت عائشہ کے پاس تھا ان کی وفات کے بعد میں نے اسے لے لیا۔ ہم اس کو دھو کر وہ پانی بیماروں کو شفاء حاصل کرنے کے لئے پلا دیتے تھے۔[23]

اہل کتاب(یہود ونصاریٰ) سے جھاڑ پھونک کرانا؟

ربیع بن سلیمان کہتے ہیں میں نے امام شافعیؒ سے جھاڑ پھونک کے بارے میں پوچھا،توانہوں نے فرمایا کتاب اللہ اور معروف دعاؤں کے ساتھ جھاڑ پھونک کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ میں نے دوبارہ پوچھا، کیا اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) مسلمانوں کے لئے جھاڑ پھونک کر سکتے ہیں۔ توانہوں نے فرمایا: ہاں،اگر وہ دم کریں کتاب اللہ کے ساتھ یا ان دعاؤں کے ساتھ جن کے معنی معلوم ہوں یعنی مجہول اور شرکیہ نہ ہوں۔ [24]

کیا رقیہ اور تعویذ الگ الگ چیزیں ہیں؟

رقیہ کا لفظ عام ہے،اس کا اطلاق جھاڑ پھونک اور تعویذ دونوں پر ہوتا ہے۔

لغت كي مشہور کتابِ "مصباح اللغات" میں الرقیۃ کے معنی لکھے ہیں،الراقیۃ؛ منتر،افسوں، تعویذ،جمع رقی و

رقیات ورقیات۔[25] القاموس الجدید میں لکھاہے۔ رقی۔ رقیا، ورقیا، ورقیۃ۔ الرقیۃ جھاڑ پھونک کرنا، تعویذ گنڈا کرنا، آسیب زدہ کااثر زائل کرنا، مادہ ر،ق،ي۔[26] اسی طرح القاموس الجدید اردو عربی میں ہے۔ تعویذ گنڈے کا کام کرنا؛ حرفۃ التمائم والتعاویذ والرقیۃ۔ تعویذ گنڈے کرنا؛ عمل التعاویذ والتمائم ،رقي رقيۃ۔[27] المنجد میں لکھا ہے۔"العوذة جمع عوذ ، والتعويذ جمع تعاويذ اسمان بمعنى الرقية و هى التي تكتب وتعلق على الإنسان لتقيه فى زعمهم من الجنون والعين"۔[28]

یعنی عوذۃ اور تعویذ دونوں اسم ہیں ان کے معنی رقیہ ہیں اور یہ لکھ کر آدمی پر(آدمی کے گلے میں) لٹکائے جاتے ہیں تاکہ ان کے گمان کے مطابق جنون اور نظر بد سے اس کی حفاظت کرے۔ صحیح بخاری کے حاشیہ میں لکھاہے کہ رقیہ بمعنی تعویذ ہے۔[29] اوجزالمسالک شرح مؤطاامام مالک میں ہے۔الرقية،واسترقى:بمعنى التعويذ بالذال المعجمة۔[30] یعنی رقیہ بمعنی تعویذ ہے۔

یہی تشریح "فتح الباری شرح البخاری" میں بھی موجود ہے ،چنانچہ حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ "الرقیہ بمعی التعویذ"رقیہ بمعی تعویذ ہے۔[31]

علامہ ابن القیم فرماتے ہیں؛وہ تمام باتیں جو جھاڑ پھونک سے متعلق پہلے گزر چکے ہیں یقیناان کالکھنا نفع مند ہے اور سلف صالحین کی جماعت نے قرآن لکھنے اور لکھ کر پینے کی رخصت دی ہے اور اس طریقہَ علاج کوانہوں نے اس شفاء میں سے شمار کیاہے جواللہ تعالی نے قرآن میں رکھی ہے۔[32]

علامہ شامیؒ فرماتے ہیں؛مغرب میں ہے کہ بعض لوگ وہم کرتے ہیں کہ تعویذات یہی تمائم ہیں حالانکہ یہ بات درست نہیں ہے۔کیونکہ تمیمہ تومنکے کو کہتے ہیں اور تعویذات میں توکوئی حرج نہیں جبکہ یہ قرآن یااللہ تعالی کے أسماء حسنٰی سے لکھے ہوئے ہوں اور عربی محاورہ ہے "رقاہ الراقی رقیاورقیۃ" جبکہ اس کو کوئی تعویذدے اور اس کی تعویذ میں پھونک ماردے۔ابن أثیر سے روایت ہے کہ تمائم تمیمہ کی جمع ہے اور یہ کوڑیاں اور منکے ہیں، جن کو أہل عرب اپنے بچوں کے گلوں میں لٹکاتے تھے ،اپنے زعم کے مطابق ان کے زریعےَ نظرِبد سے حفاظت کرتے تھے تواسلام نے ان کو باطل قرار دیا۔[33]

معلوم ہواکہ تمیمہ اور چیز ہے جس کواسلام نے باطل ٹھرایا،اور تعویذاور چیز ہے جس کی اسلام میں اجازت ہے، بشر طیکہ اس میں کوئی محظورِ شرعی نہ ہو لہذا تعویذاور تمیمہ کوایک سمجھنادرست نہیں ہے۔

تعویذات پر اجرت کا شرعی حکم

حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ،رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جن چیزوں پر اجرت لینا جائز ہے ان میں زیادہ مستحق کتاب اللہ ہے۔[34]

شیخ احمد علی سہارنپوریؒ اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں؛اس (حدیث مذکور) میں رقیہ (تعویذات) کا جواز ہے اور اسی (تعویذات کے جواز) کے آئمہ أربعہ قائل ہیں اور اسی (حدیث) میں عملیات پر أجرت لینے کا جواز ہے الخ۔[35]

"اسی طرح حضرت خارجہ ابن الصلت اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں وہ ایک قوم کے پاس سے گزرے اس قوم کے لوگ ان کے پاس آئے اور کہا کہ تم بیشک اس آدمی (یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس سے خیر لے کر آئے ہو، پس ہمارے اس آدمی کے لئے تعویذ کرو، پھر وہ ایک مخبوط الحواس شخص کو جکڑ کر لائے، توانہوں نے سورۂ فاتحہ کے ذریعہ اس پر تعویذ کیا تین دن تک صبح وشام،اور جب بھی سورہ فاتحہ ختم کرتے منہ میں تھوک جمع کر کے اس آدمی کے اوپر تھوکتے وہ ایسا ہو گیا کہ بندشوں سے چھٹکارا پایا ہو ان لوگوں نے انہیں کوئی چیز دی، وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور سارا واقعہ ذکر کیا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو کھاؤ، کوئی باطل تعویذ کر کے کھاتا ہے (تو وہ ہلاک ہو گیا) بے شک تونے تو درست تعویذ کے عوض کھایا (یعنی جو لوگ باطل رقیہ کرتے ہیں وہ ہلاکت میں پڑتے ہیں لیکن تمہارا تعویذ تو بالکل درست ہے لہذا اس کے عوض میں ملنے والی چیز کھا سکتے ہو"۔[36]

قرآنی آیات کے نقوش وہندسے

۔۔ حاصل یہ ہے کہ جائز تعویذات کے نقش اور ہندسے جائز، اور ناجائز کے ناجائز ہیں، اور اکابرین نے آیاتِ نقش اور ہندسوں میں تاثیر وأثر ہونے پر اپنے تجربات کو ذکر کیا ہے، اور اس میں علاج والی تاثیر ہونے کی صراحت کی ہے، لہذا جائز تعویذات کے نقش وہندسوں کے عدمِ جواز کی کوئی وجہ نہیں ہے۔[37]

حروف ابجد؛ حیات نفیس الحسینی میں لکھا ہے؛ حدیث نبوی ہے؛الابجد مرکوز فی لوح محفوظ۔ابجد لوح محفوظ میں مرکوز ہے۔[38]

سحر اور جادو کی حقیقت اور اس کا خاتمہ

سحر وجادو کی حقیقت کاانکار کرناایساہی ہے جیسے تپتی دھوپ میں سورج کاانکار کرنا۔ کیونکہ بے شمار آیاتِ قرآنیہ اور احادیث نبویہ اس پر شاہد ہیں کہ سحر و جادو کی حقیقت اور اس کا اثر بالکل ثابت ہے۔ چنانچہ جمہور اہل سنت والجماعت کا یہی مسلک ہے۔ بر خلاف معتزلہ کے۔ لیکن کیااس سحر کا توڑ کیا جاسکتا ہے یا نہیں؟اس کا جواب امام بخاریؒ نے صحیح البخاری میں مستقل ایک باب قائم کیاہے کہ کیا سحر کا توڑ ممکن ہے؟ پھر اس کے تحت وہ حدیث لائی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر سحر کیا گیاتو آپ ﷺ کئی دن تک بیمار رہے پھر اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کے ذریعہ آپ ﷺ کو بتادیا، تو آپ ﷺ نے وہ سحر کردہ چیزیں منگوا کر ان کو ختم کر دیا، تو آپ ﷺ صحت یاب ہوئے۔[39] اس حدیث کو ذکر کر کے امام بخاریؒ نے یہ بتادیا کہ سحر کا اثر بھی ثابت ہے اور اس کا توڑ بھی ممکن ہے۔ جیسا کہ مذکورہ حدیث سے ثابت ہے۔

اسی طرح علامہ ابن عابدین شامیؒ فرماتے ہیں؛ ہمارے (حنفیہؒ کے) نزدیک سحر کا وجود، سحر کا تصور اور سحر کا اثر حق یعنی ثابت ہے۔ بر خلاف معتزلہ کے۔[40] یقیناً سحر بعض اوقات مسحور یعنی سحر زدہ شخص کی موت اور بیماری کا موجب بھی بنتا ہے باوجود اس کے کہ اس سحر کے علاوہ اور کوئی سبب (اس شخص کی موت اور بیماری کا) نہیں ہوتا۔[41]

اسی طرح شیخ عبد العزیز بن بازؒ سے جب سحر سے متعلق پوچھا گیا کہ، کیا سحر کی کوئی حقیقت ہے؟ توانہوں نے جواب میں فرمایا؛ جی ہاں! بالکل سحر کی حقیقت ہے۔ اور وہ یہ کہ ساحر لوگ شیاطین کی پوجا کرتے ہیں اور ان کی اطاعت کرتے ہیں۔ اور وہ شیاطین ان ساحروں کی مدد کرتے ہیں جو ان کی خواہش ہے، اور اللہ پاک نے چونکہ شیاطین کو ایسی طاقت عطا کی ہے جس کے ذریعے وہ عجیب وغریب کام کر دکھاتے ہیں۔[42]

بہر حال اصل تو یہ ہے کہ وہ تمام اعمال واوراداور وظائف وغیرہ جو قرآن وحدیث سے ثابت ہیں، ان کو آدمی اپنے بچاؤ کیلیئے (سحر، جادو وغیرہ سے) خود پڑھ لے، لیکن اگر آدمی خود نہ پڑھ سکتا ہو، کیونکہ ہر آدمی لکھنا پڑھنا تو نہیں جانتا، اور نہ ہر آدمی عملیات کے فن کا ماہر ہوتا ہے، لہذا ایسا مریض اگر کسی دوسرے آدمی سے اپنا علاج کرائے تو یہ بالکل صحیح ہے احادیث سے بھی ثابت ہے۔ کچھ لوگوں کو شبہ ہوتا ہے کہ عملیات کے ذریعے دوسرے آدمی کے سحر کے اثر کو ختم کرنا ممکن نہیں۔ تو یہ ان کی کم علمی اور احادیث اور فقہاء کی عبارات پر نظر نہ کرنے کی علامت

ہے۔ چنانچہ حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ علیہ سحر و جادو کے اثر کو ختم کرنے کا ایک عمل بتلا کر فرماتے ہیں؛

"سحر و جادو میں مبتلا شخص کے لئے کوئی آدمی ان آیات کو لکھ کر پانی میں ڈال کر مریض کو پلائے اور ہاتھ پاؤں دھلائے چند مرتبہ کرنے سے انشاءاللہ جادو کا اثر ختم ہو گا"۔[43]

معلوم ہوا کہ عملیات کے ذریعے سحر و جادو کے اثر کو ختم کرنا اور کروانا یہ سب ثابت ہیں اور ایسے حقائق ہیں کہ جن کا انکار کرنا ممکن نہیں، واللہ یقول الحق و ھو یھدی السبیل

-

کیا ہر شخص جھاڑ پھونک کر سکتا ہے؟

"حضرت عمرو بن شعیب اپنے دادا کے واسطہ سے رسول پاک ﷺ کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا؛ جس شخص نے اپنے آپ کو علمِ طب نہ جاننے کے باوجود طبیب ظاہر کیا تو (نقصان کی صورت میں) وہی ضامن ہو گا"۔[44]

اسی طرح صحیح احادیث سے ثابت ہے؛ صحابہ کرام کی ایک جماعت کسی سفر میں چل رہی تھی تو وہ عرب قبائل میں سے ایک قبیلہ میں اترے ان (قبیلہ والوں) کے بعض افراد نے کہا کہ ہمارے سردار کو بچھو نے ڈس لیا ہے تو کیا تم میں سے کسی کے پاس کوئی ایسی چیز ہے جو ہمارے ساتھی کو فائدہ دے تو جماعت صحابہ کرام میں سے ایک آدمی (ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ) نے کہا کہ ہاں خدا کی قسم میں تعویذ کرتا ہوں لیکن ہم نے تم سے مہمان داری چاہی تو تم نے انکار کر دیا الخ۔[45]

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ہر ایک صحابی اعلیٰ درجہ کے عالم تھے، لیکن اس کے باوجود پوری جماعت میں سے کسی نے یہ نہیں کہا کہ میں چونکہ عالم ہوں لہذا تعویذ بھی کر سکتا ہوں، سوائے ایک صحابی (ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ) کے، انہوں نے کہا کہ میں تعویذ کر سکتا ہوں۔ اور بعض احادیث کے مطابق دوسرے ساتھیوں نے بھی انہی کی طرف راہنمائی کی کہ یہ اس فن سے واقفیت رکھتے ہیں، ان کے پاس جاؤ، ہمیں معلوم نہیں۔

اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا شفاءبنت عبداللہ سے یہ کہنا کہ "حفصہ کو نملہ کا تعویذ سکھاؤ"، جو کہ ابوداؤد اور مستدرک حاکم وغیرہ میں صحیح سند سے ثابت ہے۔[46] حالانکہ قرآن اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر اترا ہے اس کے باوجود آپ ایک عام عورت سے کہہ رہے ہیں کہ حضرت حفصہ کو تعویذ سکھاؤ۔

کیونکہ یہ مستقل فن ہے جس کو سیکھے بغیر اس میں ہاتھ ڈالنا اپنے آپ کو اور کبھی مریض کو ہلاکت میں ڈالنے کا باعث ہوتا ہے، دونوں صورتوں میں نقصان اٹھانا ہی پڑیگا، جیسا کہ مذکورہ بالا حدیث میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی فن سے عدمِ واقفیت کے باوجود اس میں ہاتھ ڈالے گا، اگر کوئی نقصان ہوگا تو وہ نقصان کا ضامن ہوگا۔

نتائج البحث

حاصل کلام یہ کہ؛

- جس طرح تعویذات اور جھاڑ پھونک کو مؤثر حقیقی سمجھنا شرعاً درست نہیں ہے، اسی طرح علی الاطلاق ناجائز کہنا اور شرک قرار دینا بھی قرآن وسنت کے خلاف ہے۔
- احادیث میں جن تعویذات اور جھاڑ پھونک کی ممانعت وارد ہوئی ہے ان سے مراد وہ تعویذات ہیں جو شرکیہ کلمات پر مشتمل ہوں۔اسی کو تمیمہ سے تعبیر کی گئی ہے۔
- جھاڑ پھونک اور تعویذات سے متعلق اہل سنت والجماعت کا صحیح اور معتدل موقف یہ ہے کہ یہ بھی دوسرے علاج ومعالجہ کی طرح ایک ذریعہ علاج ہے، کہ جس طرح حرام اشیاء کے ساتھ علاج درست نہیں، اسی طرح شرکیہ اور قرآن وسنت کے خلاف اعمال کے ذریعے جھاڑ پھونک اور تعویذ بھی جائز نہیں۔
- جائز اعمال کے ساتھ بھی جھاڑ پھونک تب جائز ہے جب انہیں مؤثر حقیقی نہ سمجھا جائے بلکہ انہیں دوسرے علاج معالجہ کی طرح سبب کے درجہ میں استعمال کیا جائے اور یہ یقین رکھیں کہ مؤثر حقیقی اللہ پاک کی ذات ہے اگر چاہے تو اس میں شفاء ڈال دے۔
- شرعاً جائز تعویذات وعملیات میں بھی اصل اور پہلا درجہ یہ ہے کہ انسان خود پڑھے وظیفہ کے طور پر، یا پھر متاثرہ مقام پر پھونکے۔دوسرا درجہ یہ ہے کہ اگر مریض خود نہیں پڑھ سکتا ہے تو لکھ کر اسے پلایا اور کھلایا جائے۔جبکہ تیسرا درجہ یہ ہے کہ لکھ کر تعویذ بنا کر باندھے۔تمام آداب کی رعایت رکھتے ہوئے۔

- تقویٰ اور پرہیز گاری کا اس شعبے میں بہت زیادہ عمل دخل ہے، اس کی وجہ سے انسان کے زبان اور قلم میں تاثیر پیدا ہوتی ہے۔
- بعض لوگوں کا فسق وفجور کے ساتھ کچھ اثر دیکھانا دو حال سے خالی نہیں۔ یا تو وہ سحر وجادو ہے کہ فسق وفجور کے ساتھ شیاطین کی طرف سے تاثیر بھی زیادہ ہوتی ہے۔ یا پھر استدراج ہے۔اور لوگ اسے ان کی بزرگی سمجھ رہے ہوتے ہیں۔

بہر حال قرآنی آیات اور ادعیہ ماثورہ کا پڑھنا، لکھ کر پلانا کھلانا، یا باندھنا تینوں طرح سے فائدے سے خالی نہیں۔اگرچہ کوشش یہی کرنی چاہئے کہ خود پڑھے، اصل سنت یہی ہے۔احتیاط کا تقاضا بھی ہے۔ البتہ اگر ضرورت ہو تو لکھ کر پلانے کھلانے اور باندھنے میں بھی شرعاً کوئی حرج نہیں۔واللہ اعلم بالصواب

حوالہ جات

[1] الاسراء:82

Al-Isra: 82

[2] محمد تقی عثمانی،آسان ترجمہ قرآن، طبع جدید،(کراچی: مکتبہ معارف القرآن،2016م)،ص573

Muhammad Taqi Usmani, Asan Translation of the Qur’an, (Karachi: Maktaba Ma’rif al-Qur’an, 2016 AD), p. 573.

[3] عبداللہ بن عبدالرحمن الدارمی(م:255ھ)،السنن، طبع اول،(السعودیۃ: دارالمغنی،2000م)، تحقیق: حسین اسد الدارانی،ج4 ص2122

حکم: محقق نے(حسین اسد الدارانی) اس کو صحیح الاسناد کہا ہے

Abdullah bin Abdul Rahman Al-Darimi (AD: 255), Al-Sunan, ed 1st, (Al- Saudia: Dar Al-Mughni, 2000 AD), vol. 4, p. 2122.

[4] احمد بن محمد بن حنبل(م:241ھ)،مسند الامام احمد بن حنبل،الرسالۃ،ج6ص50

حکم: شعیب الارنؤوط نے اس کو صحیح کہا ہے اور اس کی سند کو حسن کہا ہے

Ahmad ibn Muhammad ibn Hanbal (241 AD), Musnad al imam Ahmad ibn Hanbal, Al-Risala, vol. 6, p. 50.

[5] مسلم بن الحجاج القشیری(م:261ھ)، صحیح مسلم،(بیروت: داراحیاء التراث)،ج4ص1729

Muslim bin Al-Hajjaj Al-Qushayri (261 AH), Sahih Muslim, (Beirut: Dar Ihya’ al-Turath), vol. 4, p. 1729.

[6]امام مسلم، الصحیح، ج4ص1727

Imam Muslim, Al-Sahih, vol. 4, p. 1727

[7]محمد بن عیسیٰ الترمذی(م:279ھ)، **سنن الترمذی**، طبع دوم، (مصر: شرکۃ مکتبۃ ومطبعۃ مصطفی البابی الحلبی، 1975م)، ج4ص395

حکم: امام ترمذی اور البانی نے اس کو صحیح کہا ہے

Muhammad bin Issa al-Tirmizi (279 AH), Sunan al-Tirmizi, 2nd Edition, (Misr: Mustafa al-Babi al-Halabi and Printing Company, 1975 AD), vol. 4, p. 395.

[8]محمد بن احمد شمس الدین القرطبی(م:671ھ)، **الجامع لاحکام القرآن-تفسیر القرطبی**، طبع دوم، (القاہرۃ: دار الکتب، 1964م)، ج10 ص138

Muhammad bin 'ahmad shams Uddin alqurtubi (671), aljamie li'ahkam alquran - tafsir alqurtubi, 2nd Edition, (alqahira: dar alkutub, 1964), vol.10, p 138.

[9]احمد بن علی ابن حجر العسقلانی، **فتح الباری شرح صحیح البخاری**، (بیروت: دار المعرفۃ، 1379ھ)، ج10ص195

Ahmad bin Ali bin Hajar al-asqalani, fatah albari, sharah sahih albukhari, (berut: dar almarifat, 1379), vo10, p 195

[10]محمد بن علی الشوکانی، (م:1250ھ)، **تحفۃ الذاکرین بعدۃ الحصن الحصین من کلام سید المرسلین**، طبع اول، (بیروت: دار القلم، 1984م)، ج1ص322

Muhamad bin Ali alshowkani, (1250), tuhfat alzakirin bi iddatil hisn alhaseen, min kalam sayid almursalin, (beirut: dar alqalam, 1984), vol 1, p 322.

[11]محمد تقی عثمانی، **تکملہ فتح الملہم شرح صحیح مسلم**، (بیروت: احیاء التراث)، ج۴ص۲۵۷

Muhamad taqi Usmani, takmila fatah almulhim sharh sahih muslim, (beirut: 'ihya' alturath), vol 4, p 257.

[12]الشوکانی، **نیل الاوطار**، طبع اول، (مصر: دار الحدیث، 1413ھ-1993م)، ج8ص245

Alshowkani, Nail al'awtar, (Misr: dar alhadith, 1413h – 1993AD), vol 8, p 245.

[13]محمد بن عبداللہ الحاکم النیسابوری(م:405ھ)، **المستدرک علی الصحیحین**، طبع اول، (بیروت: دار الکتب، 1999م)، ج4ص459

حکم: امام حاکم اور امام ذہبی نے اس کو صحیح کہا ہے

Muhamad bin Abdullah alhakim alnishaburi (405), almustadrak alaa alsahihayn, (beirut: dar alkutub, 1999), vol 4, p 459.

[14]ابو داؤد سلیمان بن الاشعث السجستانی(م: 275ھ)، **سنن ابی داود**، (بیروت: المکتبۃ العصریۃ)، ج4ص11

حکم: البانی نے اس کو صحیح کہا ہے

Abu Dawood, Sulaiman Bin Al-ashas al-sajistani. Sunan Abi Dawood. (beirut: al-maktab al-asria). vol. 4, p. 11

[15]یوسف لدھیانوی، **آپ کے مسائل اور ان کا حل**، (کراچی: مکتبہ لدھیانوی)، ج4ص258

Yousef Ludhianvi. Ap ka Masail Un ka Hal. (Karachi: Maktaba Ludhianvi). Vol 4 p 258

[16]ابوداؤد،**السنن**،(بیروت:المکتبۃ العصریۃ)،ج4ص12

Abu Dawood, Al-Sunan, vol. 4, p. 12

[17]تقی عثمانی،**تکملہ فتح الملہم**،ج4ص277؛احمد بن عبدالحلیم ابن تیمیہ الحرانی(م:728ھ)،**مجموع الفتاوی**،(السعدیۃ: مجمع الملک فہد، 1995م)،ج19ص64

Taqi Usmani. Takmila Fathul mulhim. Vol 4 p 277 ; Ahmad bin Abdul Halim ibn teimia al-harrani. (728). Majmoo al-fatawa. (al-sadia: Majma al-malik fahad. 1995). Vol 19 p.64

[18]عبداللہ بن محمد،ابن ابی شیبہ،(م:235ھ)،**المصنف فی الاحادیث والآثار-مصنف ابن ابی شیبہ**،طبع اول،(ریاض:الرشد، 1409ھ)،ج5ص43،44

Abdullah bin Muhammad. Ibn abi sheiba. (235). Al-musannaf fi al-ahadith wal aathar-Musannaf ibn abi sheiba. (Riadh: al-rushd. 1409). Vol 5 p 43, 44

[19]الحاکم،**المستدرک**،ج4ص459،460
حکم:امام حاکم اور امام ذہبی نے اس کو صحیح کہا ہے

Al-Hakim. Al-mustadrak. Vol 4 p459 , 460

[20]شمس الدین محمد بن ابی بکر،ابن القیم الجوزیہ(م:751ھ)،**الطب النبوی**،(بیروت:دارالفکر)،ص277

Shams al-Din Muhammad bin Abi Bakr, Ibn al-Qayyim al-Jawziya (751 AH), al-Tibb al-Nabawi, (Beirut: Dar al-Fikr), p. 277

[21]عبدالرحمن بن ابی بکر، جلال الدین السیوطی(م:911ھ)،**الدر المنثور**،(بیروت:دارالفکر)،ج1ص394

Abd al-Rahman bin Abi Bakr, Jalal al-Din al-Suyuti (911 AH), Al-Dur al-Manthur, (Beirut: Dar al-Fikr), vol. 1 p. 394

[22]محمد بن اسماعیل البخاری،**الجامع الصحیح**،طبع اول،(دمشق:دار طوق النجاۃ،1422ھ)،باب ابوال الابل،ج7ص160،حدیث: 5896

Muhammad bin Ismail al-Bukhari, Al-Jami' al-Sahih, (Dimashq: Dar Tawq al-Najat, 1422 AH), chapter Abul al-Abl, vol. 7 p. 160, hadith: 5896

[23]امام مسلم،**الصحیح**،حدیث:2069

Imam Muslim, Sahih, Hadith: 2069

[24]ابن حجر العسقلانی **فتح الباری**،کتاب الطب، باب الرقی، ج۱۰ ص۲۴۲ ؛امام مالک بن انس المدنی(م:179ھ)،**موطا امام مالک** بروایت امام محمد بن الحسن الشیبانی،(المکتبۃ العلمیۃ)،ج1ص312

Ibn Hajar al-Asqalani, Fath al-Bari, Kitab al-Tib, capitolul al-Raqhi, vol. 10 p. 242; Imam Malik bin Anas al-Madani (d. 179 AH), Imam Malik's Mu'ta, povestit

de Imam Muhammad bin Al-Hasan al-Shibani, (Al-Muktab al-Ilamiyyah), volumul 1, p. 312

[25]عبدالحفیظ بلیاوی،**مصباح اللغات**،(لاہور: مکتبہ قدوسیہ)، ص300

Abd al-Hafeez Balyawi, Misbah of Languages, (Lahore: Maktaba Qudusiya), p. 300.

[26]وحید الزمان کرانوی،**القاموس الجدید عربی اردو**،(لاہور: ادارہ اسلامیات)، ص279

Wahid-ul-Zaman Kiranwi, Al-Qamoos Al-Jadeed Arabic-Urdu, (Lahore: Institute of Islamiat), p. 279

[27]وحید الزمان،**القاموس الجدید اردو عربی**، ص 273

Waheed-ul-Zaman, Al-Qamoos Al-Jadeed Urdu-Arabic, p. 273

[28]لویس معلوف،**المنجد**،(لاہور: خزینہ علم وادب)، ص593، مترجم: عبدالحفیظ بلیاوی

Lewis Malouf, Al-Munjid, (Lahore: Khazina Ilm wa Abad), p. 593, translator: Abdul Hafeez Balyawi.

[29]البخاری،**الجامع الصحیح**،(لاہور: رحمانیہ)، ج2ص375، حاشیہ 5، حاشیہ احمد علی سہارنپوری

Al-Bukhari, Al-Jami al-Sahih, (Lahore: Rahmaniyah), Vol 2, p 375, footnote 5, Ahmad Ali Saharanpuri.

[30]محمد زکریا الکاندھلوی(م:1402ھ)،**اوجز المسالک الی موطا امام مالک**،(دمشق: دار القلم)، ج16ص497

Muhammad Zakariya Al-Kandhalwi (1402 AH), Awjaz al-Masalik Ila Mu'atta Imam Malik, (Demashq: Dar al-Qalam), Vol. 16, p. 497

[31]ابن حجر العسقلانی،**فتح الباری**، ج10ص195

Ibn Hajar al-Asqalani, Fathul Bari, Vol. 10, p. 195

[32]ابن القیم،**زاد المعاد فی ھدی خیر العباد**، طبع ہفت از دہم،(بیروت: الرسالۃ،1994م)، ج4ص328

Ibn al-Qayyim, Zad al-Ma'ad fi Hadi Khair al-Ibad, (Beirut: Al-Risala, 1994), vol. 4, p. 328

[33]محمد امین ابن عابدین الشامی(م:1252ھ)،**رد المحتار علی الدر المختار-فتاوی شامی**، طبع دوم،(بیروت: دار الفکر، 1992م)، ج6 ص363

Muhammad Ameen Ibn Abideen al-Shami (1252 AH), Rad al-Muhtar Ala al-Dur al-Mukhtar-Fatawi Shami, (Beirut: Dar al-Fikr, 1992), Vol. 6, p. 363

[34]البخاری،**الجامع الصحیح**،(دار طوق النجاۃ)، ج7ص131

Al-Bukhari, Al-Jam'i al-Sahih, (Dar Tawq al-Najat), vol. 7, p. 131

[35]البخاری،**الجامع الصحیح**، (رحمانیہ)ج ص400، حاشیہ10، حاشیہ احمد علی سہارنپوری

Al-Bukhari, Al-Jami al-Sahih, (Rahmaniah) Vol 1, p. 400, footnote 10, Ahmad Ali Saharanpuri

36 ابوداؤد،**السنن**،ج3ص266
حکم:البانی اس کو صحیح کہا ہے

Abu Dawud, Al-Sunan, Vol. 3, p. 266

37 مجلس دعوت تحقیق اسلامی،**فتاوی بینات**، (کراچی: مکتبہ بینات،1427ھ-2006م)،ج3ص146

Majlis Dawat Al-Islami Research, Fatawa Bayyinat, (Karachi: Maktaba Bayyinat, 1427 AH-2006 AD), Vol 3 p. 146

38 محمد اسحاق ملتانی،**حیات نفیس**، (ملتان: ادارہ تالیفات اشرفیہ،1429ھ)،ص29بحوالہ **لطائف الارشارات فی اسرار الحروف العلویات** لابی العباس بونیؒ
حکم: تلاشِ بسیار کے باوجود کوئی بنیادی ماخذ نہیں مل سکا۔(راقم)

Muhammad Ishaq Multani, Hayat Nafees, (Multan: Ashrafiya Compilation Institute, 1429 AH), p. 29, Lataif al-Isharat fi Asrar al-Haruoo al-Alawiyat Li abi al-Abbas Boni.

39 البخاری،**الجامع الصحیح**،(دار طوق النجاۃ)،ج7ص137

Al-Bukhari, Al-Jam'i al-Sahih, (Dar Tawq al-Najat), vol. 7, p. 137

40 ابن عابدین شامی،**ردالمحتار**،ج1ص44؛ ملا علی بن سلطان القاری،(م:1014ھ)،**منح الروض الازہر فی شرح الفقہ الاکبر**، طبع اول، (بیروت: دار البشائر السلامیہ،1419ھ-1998م)،ص409

Ibn Abideen al-Shami, Rad al-Muhtar, Vol. 1, p. 44; Mulla Ali bin Sultan al-Qari, (1014 AH), Manh al-Rawz al-Azhar fi Sharh Fiqh al-Akbar, (Beirut: Dar al-Bashair al-Salamia, 1419 AH-1998 AD), p. 409

41 موفق الدین ابن قدامہ المقدسی،(م:620ھ)،**المغنی لابن قدامۃ**،(مکتبۃ القاہرۃ،1388ھ۔1968م)،ج9ص28؛ منصور بن یونس البھوتی الحنبلی،(م:1051ھ)،**کشاف القناع عن متن الاقناع**،(بیروت: دار الکتب العلمیۃ)،ج6ص186؛ ملا علی القاری، **منح الروض الازہر**، ص409

Mofiq Ud-Din Ibn Qudama al-Maqdisi, (620 AH), Al-Mughni Libni Qudama, (Maktaba Al-Qahira, 1388 AH. 1968 AD), Vol. 9 p. 28; Mansoor bin Yunus al-Bhauti al-Hanbali, (1051 AH), Kshaf al-Qinaa an Matan al-Iqnaa, (Beirut: Dar al-Kutub al-Ilmiya), vol. 6 p. 186; Mulla Ali al-Qari, Manh al-Roz al-Azhar, p. 409

42 اصحاب شیخ عبدالعزیز بن باز،**فتاوی اسلامیہ**،(ریاض: دار الوطن)،ج1ص47

Companions of Sheikh Abdul Aziz bin Baz, Fatawa Islamiya, (Riyadh: Dar Al-Watan), Vol. 1, p. 47

43 شاہ عبدالعزیز بن شاہ ولی اللہ الدہلوی،**فتاویٰ عزیزی**، طبع جدید 1408ھ،(کراچی: ایچ ایم سعید)، ص211

Shah Abdul-Aziz bin Shah Waliullah Al-Dehlavi, Fatawa Azizi, 1408 AH, (Karachi: HM Saeed), p. 211

[44]ابوداؤد،السنن،ج4ص195

Abu Dawud, Al-Sunan, vol. 4, p. 195

[45]ابوداؤد،السنن،حدیث:3418 ؛البخاری،الجامع الصحیح،(دار طوق النجاۃ)،حدیث:2276؛احمد بن الحسین البیہقی،(م:458ھ)، السنن الکبریٰ، طبع سوم، (بیروت:دارالکتب العلمیۃ،1424ھ-2003م)،ج6ص329،حدیث: 12122

Abu Dawood, Al-Sunan, Hadith: 3418; Al-Bukhari, Al-Jami' al-Sahih, (Dar Tawq al-Najat), Hadith: 2276; Ahmad bin Al-Hussain al-Bayhaqi, (458 AH), Sunan al-Kubra, (Beirut: Dar al-Kutab al-Ilmiya, 1424 AH-2003 AD), Vol 6, p. 329, Hadith : 12122

[46]الحاکم،المستدرک،ج4ص459؛ابوداؤد،السنن،ج4ص11

Al-Hakim, al-Mustadrak, vol. 4 p. 459; Abu Dawood, Al-Sunan, vol. 4, p. 11